

بناہ شرہ تہذیبیں اور جدید دنیا

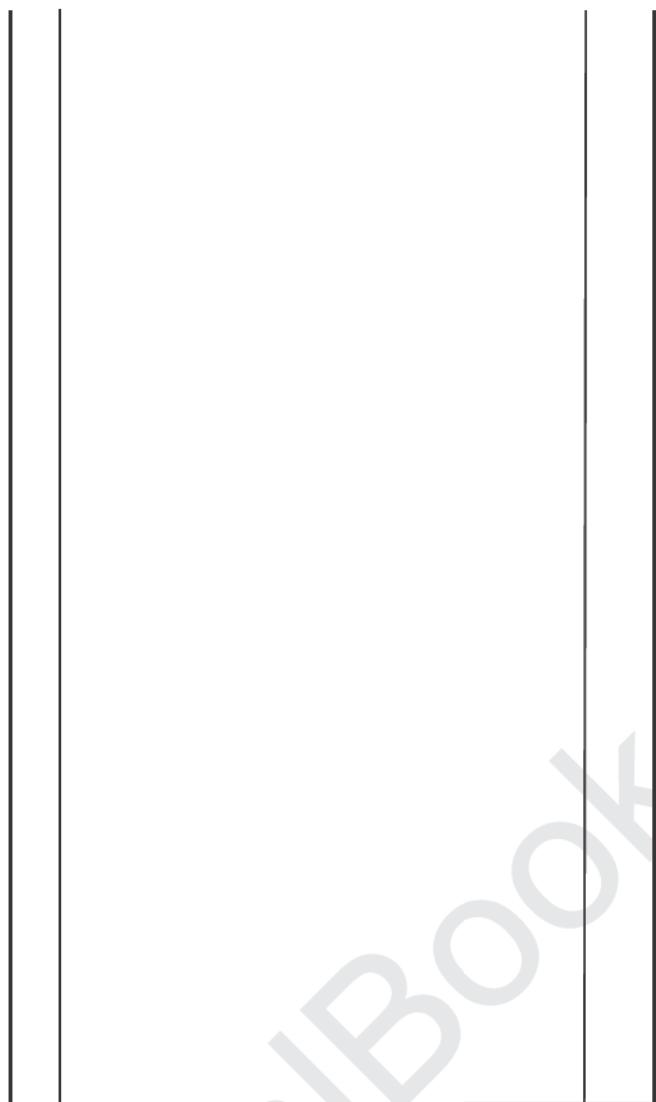
جیزڑڈا سمند

ترجمہ: سجاد کریم انجم



فہرست

5	پیش لفظ (دوفارمول کی کہانی)
32	باب 1 موئانا کے وسیع آسمان کے نیچے
78	باب 2 الیٹر میں جزاہی کے آثار
108	باب 3 زندہ رہنے والے آخری لوگ
119	باب 4 قدیم تہذیب میں..... انسازی اور ان کے پڑوی
133	باب 5 مایا تہذیب زوال پر یہوتی ہے!
146	باب 6 اسکینڈنے نیویا کے لوگوں کا آغاز اور پھر شناخت کونا
166	باب 7 گرین لینڈ کے دیجیگ کا پھلنا پھولنا
191	باب 8 سکینڈنے نیویا کے قدیم بائشندوں کے گرین لینڈ کا خاتمه
213	باب 9 کامیابی کی طرف جاتے متفاہراتے
235	باب 10 افریقہ میں ماہس کی آمد اور وادا میں نسل کشی
248	باب 11 ڈومینیکن ری پیلک اور ہیٹی ایک جزیرہ دو طرح کے لوگ اور دو طرح کی تاریخیں
268	باب 12 چین۔ ایک بڑھتی ہوئی قوت
280	باب 13 آسٹریلیا میں کان کنی
309	باب 14 کچھ معاشرے جاہ کن فیصلے کیوں کرتے ہیں
327	باب 15 بڑے کاروبار اور ماحول، متفاہر صورت احوال، مختلف حالات
370	باب 16 دنیا: سمندر سے بازیاب شدہ زمین اس سارے معاملے کا ہمارے آج کے ساتھ کیا تعلق ہے؟



Mashaibooks.com

MashaiBooks.com

پیش لفظ

دوفارموں کی کہانی

چند برس پہلے کی بات ہے میں نے دو ڈبیری فارموں کا دورہ کیا۔ ہر قارم اور گاردر فارم جو ایک دوسرے سے ہزاروں میل دور ہونے کے باوجود اپنی خوبیوں اور خامیوں کے لحاظ سے واضح طور پر ایک دوسرے سے کافی حد تک مانثہ رکھتے تھے۔ دونوں اپنے اپنے متعلقہ اضلاع میں سب سے وسیع، خوشحال اور بینالوچی کے حوالے سے ترقی یافتہ ترین تھے۔ خاص طور پر ان میں سے ایک قارم کے وسط میں جدید ہائینیک سے لیں ایک باڑہ تھا جو گائیوں کو باندھنے اور ان کا دودھ دوہنے کے کام آتا تھا۔ ان دونوں عمارتوں، جو واضح طور پر ایک دوسرے سے جا فرخ پر گائیوں کے شالوں کی قطاروں میں منقسم تھیں نے اس علاقے میں موجود تمام باڑوں کی حیثیت کو کم کر دیا تھا۔ دونوں قارم موسم گرما کے دوران اپنے مویشیوں کو چرانے کے لیے سر بزیر چراغاں میں لے جاتے تھے، موسم گرم کے آخر میں کاشنے کے لیے بھوسا خود اگاتے تھے تاکہ موسم سرماء کے دوران گائیوں کو چارہ فراہم کیا جاسکے اور اپنی موسم گرم کے چارے اور موسم سرماء کے لیے بھوسے کی پیداوار اپنے ذاتی سمجھتوں کو کاشت کر کے بڑھاتے تھے۔ دونوں قارم رقبے کے لحاظ سے بھی مماثل تھے چند میل رقبے پر مشتمل تھے اور باڑے کے جنم کے لحاظ سے بھر قارم کے باڑے میں گاردر باڑے کی نسبت کچھ زیادہ مویشی تھے۔ دونوں میں بالترتیب دوسرا در ایک سو پندرہ گائے تھیں۔ دونوں فارموں کے ماکان اپنے

اپنے معاشروں کے سردار تصور کیے جاتے تھے اور دونوں ہی گھرے مہبی رجحان والے تھے۔ دونوں فارم شاندار قدرتی باحول میں واقع تھے جو دور دار از کے سیاحوں کو اپنی طرف متوجہ کرتا تھا۔ فارموں کے چکن مظہر میں برف پوش پہاڑ تھے، وہاں سے ندیاں پھوٹی تھیں جو چکلیوں سے آتی ہوئی تھیں۔ یہ ندیاں پہاڑی ڈھلوانوں پر پھیتی ہوئی فارموں سے نیچے واقع دریاؤں میں جاگرتی تھیں۔

یہ دونوں فارموں کی مشترک خصوصیات تھیں۔ جہاں تک دونوں کی کمزوریوں یا غایبوں کا تعلق ہے تو دونوں ایسے علاقوں میں واقع تھے جو گوشت، دودھ اور مکھن کی پیداوار کے لیے معاشری لحاظ سے غیر اہم تھے کیونکہ شمال میں پھیلے اور نیچے پہاڑوں میں واقع ہونے کا مطلب تھا پیداوار کے لیے ایک منحصر موسم گرم، جس کے دوران چراگاہ کی گھاس اور بھوسا اگتا تھا۔ کم بلندی پر واقع فارموں سے مواد زندگی کیا جائے تو وہاں ابھی دونوں میں بھی آب و ہوا بہترین سے کچھ کم ہی رہتی تھی اس لیے دونوں فارموں میں موسم کی تبدلی کے اثرات مرتب ہونے کا خدشہ زیادہ رہتا تھا جبکہ بہر فارم اور گادر فارم کے اضلاع میں بالترتیب نشک سالی اور ٹھنڈی ٹکرمدنی کی سب سے بڑی وجہ تھے۔ دونوں یہ فارم اُن گنجان آبادیوں سے بہت دور واقع تھے جہاں انہیں اپنی چیزیں بیچنا ہوتی تھیں چنانچہ لفڑی و حرکت کے اخراجات اور اس عمل میں پیش آنے والی دشواریاں انہیں مراکز کے قریب واقع اضلاع کی نسبت مقابله جاتی خسارے سے دوچار کر دیتی تھیں۔ دونوں فارموں کی معیشیں اور ان قتوں کے آگے یہ غال بی ہوئی تھیں جو ان کے اپنے کنٹروں سے باہر چیسا کہ دولت کی افراد و تغیریط اور گاہوں اور پڑیسوں کے بدلتے ہوئے رجحانات و سمع تاظر میں دیکھا جائے تو ان ممالک، جہاں یہ فارم واقع تھے، کی معیشیں دور افتادہ و محن معاشروں سے آنے والی ڈھنکیوں کے بڑھنے اور کم ہونے کے ساتھ چڑھتی اور گرتی تھیں۔

بہر فارم اور گادر فارم میں سب سے بڑا تفاوت ان کے موجودہ حالات میں ہے۔ بہر فارم ایک خاندانی میراث اور پانچ بہن بھائیوں اور ان کے شوہروں یا بیویوں کی ملکیت ہے۔ یہ فارم امریکی ریاست مونٹانا کے مغرب میں واقع وادیٰ برتوٹ میں واقع ہے اور اس وقت بھی ترقی پذیر ہے جبکہ راولی ضلع، جہاں یہ فارم واقع ہے میں آبادی میں اضافے کی شرح امریکہ کے تمام اضلاع سے زیادہ ہے۔ ثم ٹراؤڈی اور ڈین بُلُو، جو بہر فارم کے مالکان میں سے

بیں ذات طور پر مجھے اعلیٰ عیننا لو جی سے آ راستہ باڑے دکھانے لے گئے اور مونانا میں ڈیری فارمنگ کے تغیر و تبدل اور اس میں پائی جانے والی کشش اور جاہدیت کے بارے میں نہایت تحمل کے ساتھ وضاحت کرتے رہے۔ یہ بات تصویر بھی نہیں کی جا سکتی کہ عمومی معنوں میں امریکہ اور خصوصی لحاظ سے بکر فارم مستقبل قریب میں تباہ ہو جائیں گے۔ لیکن گاردر فارم، جو جنوب مغربی گرین لینڈ کے ناروے کی زبان بولنے والے بیش کا زرعی فارم تھا، پاچ سو سال پہلے ختم کر دیا گیا۔ گرین لینڈ کی قدیم سکینٹسے نیوین سوسائٹی مکمل طور پر تباہ ہو گئی اس کے ہزاروں باشندے دانے دانے بوجھن ہو کر مر گئے۔ وہ معاشرتی افراد فرقی کے نتیجے میں یا پھر کسی دشمن کے خلاف جنگ لڑتے ہوئے مارے گئے یا مکن ہے وہ بھرت کر گئے ہوں اور یہ عمل اس معاشرے کے ایک بھی فرد کے وہاں باقی نہ بچنے تک جاری رہا۔ لیکن گاردر فارم میں بنے ہوئے باڑے اور وہاں بنے ہوئے چرچ کی پتھر کی دیواریں اسی طرح استادہ ہیں، اسی لیے تو میں وہاں بنے گائیوں کے کھوٹوں کو گنتے کے قابل ہو سکا۔ وہاں فارم کا کوئی ماںک موجود نہ تھا جو مجھے گاردر میں رہنا ہونے والے تغیر و تبدل اور اس کی ماضی کی شان و شوکت کے بارے بتا سکتا۔ اس کے باوجود واضح ہے کہ جب گاردر فارم اور سکینٹے نیوین گرین لینڈ معاشرہ اپنے عروج پر تھا تو اس کا زوال ناقابلی تصور محسوس ہوتا ہو گا جیسے آج امریکہ اور بکر فارم کا زوال نامکن نظر آتا ہے۔

یہاں میں اس امریکی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ بکر فارم اور گاردر فارم کے درمیان موازنہ کرنے سے میری مراد یہ نہیں ہے کہ بکر فارم اور امریکی معاشرہ زوال پذیر ہے۔ فی زمانہ صورتحال اس کے بالکل بر عکس ہے، بکر فارم و سخت پذیر ہے اور یہاں زیر استعمال لائی جانے والی جدید اور ترقی یافتہ عیننا لو جی کا تجویز کیا جا رہا ہے تاکہ اردو گرد قائم فارموں میں ان سے استفادہ کیا جاسکے اور امریکہ اس وقت دنیا کا طاقت ور ترین ملک ہے۔ نہ ہی میں یہ دعویٰ کر رہا ہوں کہ عام طور پر معاشرے مائل یہ زوال ہوتے ہیں اگرچہ ان میں سے بہت سے گاردر کی طرح چاہ بھی ہو گئے جبکہ چند ایک ہزاروں سال تک بلا کا داث قائم رہے۔ اس کے باوجود ایک ہی موسم گرما میں ایک دوسرے سے ہزاروں میل کے فاصلے پر قائم بکر اور گاردر فارموں کے دوروں نے مجھے واضح طور پر اس تیجے پر پہنچا دیا کہ آج بھی اہم ترین اور عیننا لو جی کے لحاظ سے ترقی یافتہ ترین معاشرے ہوتے ہوئے ماحولیاتی اور معاشری مسائل کا شکار ہیں۔

جن کو آسان نہیں لینا چاہیے۔ ہمارے بہت سے مسائل پرے وسیع معنوں میں گاردر فارم اور سیکنڈے نہیں گرین لینڈ معاشرے کو درپیش آنے والے مسائل سے ملتے جلتے ہیں اور یہ کہ ماضی میں بہت سے معاشرے ان مسائل کو حل کرنے کی تھیں وہ کرتے رہے ہیں۔ ماضی کے ان معاشروں میں سے بہت سے ناکام ہو گئے چیزیں گرین لینڈ کے نارویجن باشندے اور دوسرے کامیاب رہے چیزیں جاپانی اور نانی کوئین۔ ماضی ہمیں خوش بحث مبارکہ کی دعوت دینا ہے جس سے ہم بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں تاکہ ہم اپنی کامیابیوں کا سفر جاری رکھ سکتے۔

نارویجن گرین لینڈ ان بہت سے معاشروں میں سے ایک تھا جو زوال پذیر ہو گئے یا غائب ہو گئے اور اپنے پیچھے اس طرح کے یادگار گھنٹرات چھوڑ گئے جن کا ذکر شیلے نے اپنی نظم "Ozymandias" میں کیا۔ انہدام یا تباہی سے میری مراد ہے انسانی آبادی میں چھیلے والی کوئی تباہ کن پیاری یا کچھ وقت کے لیے کسی مخصوص علاقے میں سیاسی یا معاشری یا سماجی پیچیدگیوں کا جنم لینا۔ اس طرح انہدام یا تباہی کا مظہر متعود معتدل نواعت کی زوال پذیر یوں کی اخri حد ہوتا ہے اور یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ کسی معاشرے کا زوال کس قدر شدید ہو تو اس پر مکمل تباہ شدہ ہونے کا لیبل لگایا جاسکتا ہے۔ چند معتدل زوال پذیریاں اس طرح ہو سکتی ہیں، قسمت کا معمول کا معمولی انتار چڑھاؤ، کسی افرادی معاشرے کی معمولی سیاسی معاشری اور سماجی تغیرتوں کی معاشرے پر قریبی پڑوں کا غائب پالینا یا پھر اس کا زوال پورے علاقے کی پیچیدگی یا کل آبادی کے جنم میں بغیر کسی تبدیل کے پڑوں معاشرے کے ترقی یا فتنہ ہو جانے سے شلک ہو سکتا ہے یا پھر اس کا تعاقب ایک طبقے کا حکمران طبقے کا تختہ کر دینے سے ہو سکتا ہے۔ ان معیارات کے تحت تو زیادہ تر لوگ ماضی کی درج ذیل سوسائٹیوں کو محض معمولی زوال پذیری کی بجائے مکمل تباہی کا معرفہ بیکار تصور کریں گے۔ جدید امریکہ کی حدود کے اندر انسازی اور کاہوکیا، وسطی امریکہ میں مایا تہذیب کے بساے گئے شہر جنوبی امریکہ میں موجودے اور اٹی واتا کو سماج، یونان کے مائے سیناٹے اور یورپ میں بھنوئی تہذیب، افریقہ میں عظیم زمبابوے، ایشیا میں انگ کوردوٹ اور داکی سندھ میں ہر پہ تہذیب کے شہر اور بحر کاہل میں ایسٹر بجزیرہ۔

ماضی کے ان سماجوں کے چھوڑے ہوئے گھنٹرات ہم سب کے لیے اپنے اندر کشش رکھتے ہیں۔ بچپن میں جب ہم نے تصویروں کے ذریعے ان کے بارے میں پہلے پہل جانا تو

حیرت میں بٹلا ہو گئے، ہم جب حیران ہوئے تو ہم میں سے بہت سوں نے ان ہنترات کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کا تجربہ حاصل کرنے کے لیے چھپیوں میں ان کی سیر کا پروگرام بھی بنایا ہو گا۔ ہم خود کو کبھی کسی زمانے میں شاندار اور حیرت میں بٹلا کر دینے والی خوبصورتی اور اس پر اسراریت، وجودہ ظاہر کرتے ہیں، کی طرف کھینچتا محسوس کرتے ہیں۔ ان ہنترات کی حالت اپنے بنانے والوں کی سابق دولت اور طاقت کی تصدیق کرتی نظر آتی ہے۔ ”میرے اپر ہونے والے کام کو دیکھو کتنا قابلی فخر ہے اور پھر ماپس ہو جاؤ۔“ وہ شیلے کے الفاظ میں اپنی کہانی سناتے ہیں۔ اس کے باوجود ان کو بنانے والے غائب ہو گئے انہوں نے ان عظیم عمارتوں کو تیاگ دیا جو انہوں نے اتنی سُنگ و دو کے ساتھ تعمیر کی تھیں۔ ایک سماں جو کبھی اتنا شاندار اور عظیم تھا، کیسے جانتی ہے ہمکار ہو گیا؟ اس کے انفرادی شہریوں کا کیا نہ..... آواز وہ کہیں اور چلے گئے اور اگر ایسا ہی ہوا تھا تو سوال یہ ہے کہ کیوں؟ یا وہ دیں پر کسی ناخوشگوار واقعہ میں مارے گئے؟ اس ولفریب اسرار کا چیخا کرنا ایسا ہی ہے جیسے خلش پریتی کوئی سوچ کر ہمارے اپنے اس دولت مند سماج کے ساتھ بھی آخکار بھی کچھ ہونے والا ہے؟ کیا کچھ سیاح کسی روز نیویارک کی فلک بوس عمارتوں کے یوسیدہ ڈھانچے دیکھ کر حیرت میں بٹلا ہو رہے ہوں گے؛ جن پر اس وقت جگل گل اگ آیا ہو گا۔

طویل عرصہ سے اس حوالے سے شبہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ ان متعدد اسرار انخلافات میں سے بہت سے کم از کم جزوی طور پر ہی کسی لین ماحولیتی مسائل کی وجہ سے عمل میں آئے لگوں نے ان ماحولیاتی وسائل کو ناقابلی تلافی نقصان پہنچایا جن پر ان کے معاشروں کا انحصار تھا۔ اس غیر ارادی ماحولیاتی خود کی کشمی کی تصدیق حالیہ عشرون کے دوران مہرین اور آثار قدیمہ مہرین موسیمات، تاریخ دانوں، معدوم حیوانات و بیات اور مجرم ڈھانچوں کے مطالعہ کے مہرین زرد انوں پر تحقیق کرنے والے سائنس دانوں کے تجربات سے ہوئی ہے۔ وہ عامل جن کے ذریعے اپنے ماحول کو نقصان پہنچا کر ان معاشروں نے اپنی جڑوں کو کھوکھلا کر دیا آٹھ حصوں میں تقسیم کیے جاسکتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کی متناہی اہمیت مختلف ہے۔ وہ آٹھ حصے یہ ہیں: جگلات کی کثافتی اور ماحول کی تباہی، زمین اور مٹی سے متعلق مسائل جیسے زمین کا کشاور، سیم اور تھوڑی مٹی کی زرخیزی میں کمی، اپنی کی انتظام کاری کے مسائل، حد سے زیادہ شکار، حد سے زیادہ چھپیوں کا کچڑا جانا، مقامی نوع پر کسی نئی نوع کو متعارف کرنے کے اثرات، انسانی آبادی میں اضافہ اور لوگوں کا فسیل بڑھتا ہو اگر واک

ماضی کی وہ تابیاں تھوڑے بہت فرق کے ساتھ ایک ہی طرح کے راستوں پر چلتے سے واقع ہوئیں۔ آبادی میں اضافے نے لوگوں کو مجبور کیا کہ وہ زیادہ زرعی پیداوار والے طریقے اپنا کیسی جیسے آپاٹی سال میں دو فصلیں حاصل کرنا اور افضل کی مختلف سطحوں میں کاشت جسے اوپر تلے واقع پہاڑی علاقوں کی ہموار سطحوں پر ہوتی ہے اور اپنی کاشت کاری کے رقبے کو ابتداء میں منتخب کی گئی زمینوں سے آگے بڑھانے کی کوشش کرنا تاکہ وہ تعداد میں بڑھتے ہوئے افراد کے پیش ہجھکیں۔ ان ناقابل برداشت اقدامات کا نتیجہ یہ تکالک ماخول کو درج بالا آٹھ عوامل میں سے ایک یا زیادہ کی شکل میں نقصان پہنچا اور آخر کار بُنکل پیداوار دینے والی ان زمینوں کو بھی چھوڑ دینا پڑا۔ معاشرے کے لیے اس کے متاثر خوارک میں کی قحط سالی بہت سے افراد میں محدود وسائل کے لیے لڑائی اور فریب نظر سے چھکا حاصل کر لینے والے عوام کا حکمران طبقے کو اقتدار سے الگ کر دینے کی صورت میں نکتے ہیں۔ اس عرصہ میں ہوتا یہ ہے کہ جنگوں، قحط سالی اور بیماریوں کا شکار ہو کر آبادی کم ہو جاتی ہے اور معاشرے نے اپنے عروج کے زمانے میں جو سیاسی، معاشری اور ثقافتی ربط حاصل کیا ہوتا ہے وہ ضائع ہو جاتا ہے۔ کسی معاشرے کی پیدائش، اس کے پروان چڑھنے، عروج کو پہنچنے، اس کی عمر سیدیگی اور پھر موت کی بات کی جائے تو مختلفین انسانی معاشروں کے اخراجوں اور انفرادی انسانی زندگیوں کے اخراجوں کے درمیان کوئی مماثلت قائم کرنے میں دشواری محسوس کرتے ہیں۔ وہ یہ تصور کرنے میں بھی دشواری محسوس کرتے ہیں کہ عمر سیدیگی کا طویل عرصہ ہم میں سے زیادہ تر جوانی کے برسوں اور اموات کے درمیان کے عرصے میں جس کا احاطہ کرتے ہیں، بھی معاشروں پر لاگ ہوتا ہے۔ لیکن یہ استغفار مااضی کے بہت سے معاشروں کے سلسلے میں غلط ثابت ہوا ہے (جدید زمانے میں اس کی مثال سودیت یونین ہے) تعداد اور طاقت میں عروج کو پہنچنے کے بعد ان کا زوال بڑی تیر رفتاری کے ساتھ ہوا اور ان تیر رفتار زوالوں نے یقیناً ان معاشروں کے شہریوں کو بھی حرث اور صدمے میں مبتلا کر دیا ہوگا۔ مملکتیاں اور زوال کے بدترین واقعات میں کسی معاشرے کا ہر فرد بھرت کر گیا یا پھر ہلاک ہو گیا۔ واضح ہے کہ یہ المٹاں انجام ایسا نہیں ہے کہ مااضی کے سبھی معاشرے بغیر کسی تغیری کے اسی سے دوچار ہوئے ہوں، مختلف معاشرے مختلف درجوں پر بتائی کے شکار ہوئے اور اس حد تک مختلف طریقوں سے جبکہ کچھ معاشرے ایسے بھی تھے جو بالکل بتائی اور زوال کے شکار نہیں ہوئے۔ اور کامیابی سے چلتے رہے۔